Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹ ۴۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۳ جمادی الاول ۱۳۹۷ھ ۱۲؍ ہجرت ۱۳۵۶ ہش ۱۲ مئی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۰۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲؍ ہجرت ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ضعف کی تکلیف ہے

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے ۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۱۲؍ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :۔

کل بھی مکمل بے ہوشی رہی ۔ کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے اور حالت خطرے سے باہر نہیں ہے ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین

یومِ خلافت ۔۔۔ ۲۷؍ مئی

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق جماعتِ احمدیہ کو نعمتِ خلافت سے سرفراز فرمایا چنانچہ ۲۷؍ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت حاجی الحرمین مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد پہلا خلیفہ منتخب کیا گیا ۔ احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قوانینِ ملکی کی پابندی کرتے ہوئے اس تاریخ کو یومِ خلافت کے جلسے منعقد کر کے احبابِ جماعت کو خلافت کی برکات اور اہمیت سے آگاہ کریں اور ان جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائیں ۔

نوٹ :۔ حسبِ حالات جلسہ کی تاریخ میں تبدیلی بھی کی جا سکتی ہے ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دُنیا کی جائز لذّات کو بھی حدِ اعتدال سے زیادہ نہ لے

اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی کی رُو سے تنعّم اور کھانے پینے میں بھی اعتدال کرنے کا نام تقویٰ ہے

"نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دُنیا کی لذّات اور شہوات جو کہ جائز ہیں ان کو بھی حدِ اعتدال سے زیادہ نہ لے ۔ جیسا کہ کھانا پینا اللہ تعالیٰ نے حرام تو نہیں کیا مگر اب اسی کھانے پینے کو ایک شخص نے رات دن کا شغل بنا لیا ہے اس کا نام دین پر بڑھاتا ہے ورنہ یہ لذّات دُنیا کی اِس واسطے ہیں کہ اس کے ذریعہ نفس کا گھوڑا جو کہ دُنیا کی راہ میں ہے کمزور نہ ہو ۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ یکّے والے جب لمبا سفر کرتے ہیں تو سات یا آٹھ کوس کے بعد وہ گھوڑے کی کمزوری کو محسوس کر کے اسے دَم دلا دیتے ہیں اور نہاری وغیرہ کھلاتے ہیں تا کہ اس کی پچھلی تھکان دُور ہو جاوے ۔ تو انبیاءؑ نے جو حظ دُنیا کا لیا ہے وہ اسی طرح ہے کیونکہ ایک بڑا کام دُنیا کی اصلاح کا ان کے سپرد تھا ۔ اگر خدا کا فضل ان کی دست گیری نہ کرتا تو ہلاک ہو جاتے ۔ ۔ ۔ مگر انبیاءؑ کا یہ دستور نہ تھا کہ اس میں منہمک ہو جاتے ۔ انہماک بے شک ایک زہر ہے ۔ ایک بدقماش آدمی جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے کھاتا ہے ۔ اسی طرح اگر ایک صالح بھی کرے تو خدا کی راہیں اس پر نہیں کُھلتیں ۔ جو خدا کے لئے قدم اُٹھاتا ہے خدا کو ضرور اس کا پاس ہوتا ہے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۔ تنعّم اور کھانے پینے میں بھی اعتدال کرنے کا نام تقویٰ ہے ۔ صرف یہی گناہ نہیں ہے کہ انسان زنا نہ کرے ، چوری نہ کرے بلکہ جائز امور میں حدِّ اعتدال سے نہ بڑھے ۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۷۴ ، صفحہ ۳۷۵)

پبلشر :۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر :۔ سید عبدالحی ٭ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ ہجرت ۱۳۵۶ ہش
۱۲ مئی ۱۹۷۷ء

ایک لاعلاج گمراہی اور اس کی تباہ کاری

اللہ تعالیٰ نے اپنے حقیقی اور کامل فرماں بردار بندوں نیز عام بندوں میں ایک فرق یہ بیان کیا ہے کہ اول الذکر اس بات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ ایک اگلا جہان بھی ہے جس میں اس جہان کے اعمال کی جزا یا سزا ملے گی اور وہ ہے بھی دائمی۔ برخلاف اس کے موخر الذکر جہانِ اُخروی پر ایمان نہیں رکھتے۔ ایمان بالآخرت پر ایمان نہ رکھنے کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا اور اس کی زینتوں میں ہی منہمک رہتے ہیں اور سرے سے ایسے اعمال بجا نہیں لاتے جن سے اُن کی عاقبت محمود ہو اور وہ جہانِ اخروی کی لازوال نعمتوں کے وارث قرار پائیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان دونوں قسم کے انسانوں کا ذکر کرنے کے بعد بتایا ہے کہ جو لوگ اخروی جہان کی فلاح کو اپنا مطمح نظر بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اُس جہان کی لازوال نعمتیں مقدر کر دیتا ہے اور جو لوگ اس فانی دنیا کی فانی نعمتوں کے حصول کے لئے کوشاں رہتے ہیں انہیں اسی جہان کی نعمتیں عطا کر دیتا ہے لیکن دنیا میں انہماک اور استغراق کا انہیں بہت بڑا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اُس جہان کی دائمی زندگی کی ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی نعمتوں سے محروم کر لیتے ہیں۔ اس طرح جو لوگ اخروی جہان کی فلاح کو اپنا مطمح نظر بناتے ہیں اور اس کے مطابق نیک اعمال بجا لاتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں اس دنیا میں بھی سرخروئی عطا کرتا ہے اور اگلے جہان میں بھی فوز عظیم سے انہیں نوازتا ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو آخرت کا انکار یا آخرت کے بارہ میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہونا اور نتیجۃً آخرت کو فراموش کر بیٹھنا ایک بہت ہی بڑی گمراہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے لاعلاج گمراہی قرار دیا ہے یعنی یہ ایک ایسی گمراہی ہے جو انسان کو ہلاک کر کے چھوڑتی ہے اور وہ ہلاکت یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو جہانِ اخروی کی لازوال نعمتوں سے محروم کر کے دائمی عذاب کا مستحق بنا لیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آخرت کے انکار کو ایک لاعلاج گمراہی قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝" (الشوریٰ آیات ۱۹ تا ۲۱)

ترجمہ: سنو! جو لوگ قیامت میں شبہ کرتے ہیں وہ ایک لاعلاج گمراہی میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے پوشیدہ رازوں کو جانتا ہے (یعنی اسے خوب علم ہے کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اس سے بے بہرہ ہے) وہ جس کو چاہتا ہے وافر رزق دیتا ہے اور جس کے متعلق چاہتا ہے رزق میں کمی کر دیتا ہے وہ بڑا طاقت والا اور غالب ہے (لیکن اس کی طرف سے دنیوی اموال میں یہ کمی بیشی اس کے ایک مقررہ قانون کے مطابق ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ) جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کی آخرت کی کھیتی کو ہم اس کے لئے بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور جو کوئی اس دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اس کو (اسی دنیا کی کھیتی) میں سے اس کا حصہ دے دیتے ہیں۔ (یعنی دنیوی مال و متاع اسے مل جاتا ہے) اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

اس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ محض دنیوی فلاح کو اپنا مطمح نظر بناتے ہیں وہ خسارہ میں رہتے ہیں کیونکہ دنیوی مال و متاع تو انہیں مل جاتا ہے لیکن فلاح اخروی سے (جو اصل فلاح ہے) وہ محروم و بے نصیب رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ اُخروی فلاح کو اپنا مطمح نظر بناتے ہیں اللہ تعالیٰ صرف اخروی فلاح ہی ان کے لئے مقدر نہیں کرتا بلکہ اس دنیا میں بھی انہیں سرخروئی عطا کرتا ہے۔ اس طرح دنیا میں بے انداز مال و متاع نہ ملنے کے باوجود وہ دنیا میں بھی خسارہ میں نہیں رہتے بلکہ یہاں بھی کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قسم کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرمایا:۔

"فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝" (البقرہ آیات ۲۰۱ تا ۲۰۳)

ترجمہ: اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہی کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیا میں (آرام) دے اور ان کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں ہوتا اور ان میں سے کچھ (ایسے بھی ہوتے) ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیا (کی زندگی) میں بھی کامیابی دے اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ یہی (وہ لوگ) ہیں جن کے لئے ان کی (نیک) کمائی کے سبب سے (ثواب کا) ایک بہت بڑا حصہ (مقرر) ہے اور اللہ (بہت) جلد حساب چکا دیتا ہے۔

ان آیات سے بھی ظاہر ہے کہ جو لوگ محض دنیا میں آرام و آسائش اور یہاں کے فانی عیش کے طالب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی مراد کو پورا کر دیتا ہے یعنی یہ سب کچھ انہیں مل تو جاتا ہے لیکن آخرت کے دائمی آرام اور دائمی خوشیوں سے وہ اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو اللہ تعالیٰ کے صحیح معنوں میں فرمانبردار ہوتے ہیں وہ دنیا کا عیش و آرام تو سرے سے مانگتے ہی نہیں بلکہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخروئی یعنی فلاح دارین کے طالب ہوتے ہیں اور اسی کے لئے وہ جدوجہد کرتے اور اپنے رب کے حضور دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان دعاؤں کو قبول فرما کر اس دنیا میں بھی سرخروئی عطا کرتا ہے اور اگلے جہان میں بھی وہ سرخرو رہتے ہیں اور وہاں کی دائمی خوشیوں اور خوشحالیوں کے وارث قرار پاتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت کے انکار کو لاعلاج گمراہی قرار دیا ہے کیونکہ ایسے لوگ دنیا کمانے میں ہی مگن رہتے ہیں اور اس طرح اپنی عاقبت خراب کر لیتے ہیں۔ اصل چیز اُخروی فلاح ہے۔ حقیقی مومن اسی کے حصول کو ہی اپنا مطمح نظر بناتے ہیں اور اس کے لئے ہردم کوشاں رہتے ہیں۔ اس کے ایک لازمی نتیجہ کے طور پر ساتھ کے ساتھ ان کی دنیا بھی سنورتی چلی جاتی ہے اس طرح وہ کسی لحاظ سے بھی خسارہ میں نہیں رہتے بلکہ وہی ہیں جو بے انداز نفع کماتے ہیں۔

اب چونکہ جو لوگ آخرت کو فراموش کر کے دنیوی مال و متاع کے طلبگار ہوتے ہیں۔ انہیں وہ مال و متاع اور ظاہری ترقی کے سامان میسّر آ جاتے ہیں تو اس امر کے باوجود کہ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس امر کا خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں ناپختہ کار مومن دنیوی ترقی کی چکا چوند کی طرف مائل ہو کر ان کی پیروی نہ شروع کر دیں اور آخرت کو فراموش نہ کر بیٹھیں۔ اس لئے یہ اشد ضروری ہوتا ہے کہ مومنوں کو ایسے لوگوں کی تقلید کے ہولناک انجام سے بار بار خبردار کیا جائے۔ چنانچہ ایسی احادیث بکثرت ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت فراموشی اور اس کی تباہ کاریوں پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جس میں لوگ بالعموم ایمان بالآخرت سے عاری ہونے کے باعث دنیا کی طرف دل و جان سے جھکے ہوئے تھے اور بالخصوص مغربی اقوام نے محض دنیا کو اپنا منتہائے مقصود بنا کر دنیوی لحاظ سے بہت ترقی کر لی تھی اور ان پر مزید ترقی کی راہیں تیزی سے کھلتی چلی جا رہی تھیں۔ اس لئے آپ نے بھی مغربی قوموں کی تقلید اور آخرت فراموشی کی لاعلاج گمراہی سے بچنے کی بطور خاص تلقین فرمائی۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا:۔

"غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو کلّی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی اور جیسے گِدھ اور کتے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مُردار پر دانت مارے۔ وہ خدا سے بہت دور جا پڑے، انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح ان میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے۔ ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دیئے ہیں۔ پس تم اس جذام سے ڈرو .... یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کی رُو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے۔"
(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیاب ازدواجی زندگی کے بنیادی امور

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل مربی سلسلہ احمدیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارکہ کی اقتداء میں جب کسی کے نکاح کا اعلان ہوتا ہے تو اس موقعہ پر خطیب سامعین کے سامنے قرآن کریم کی تین آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ ان تین قرآنی آیات کا انتخاب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے القاءِ ربانی کے ذریعہ فرمایا۔ یہ قرآنی آیات ان بنیادی امور پر مشتمل ہیں جو ازدواجی اور عائلی زندگی کی کامیابی اور مسرت کے لئے ضروری ہیں جن پر عمل کرنے سے ازدواجی زندگی کے مقاصد پایۂ تکمیل تک پہنچتے ہیں اور اگر ان امور کو نظر انداز کر دیا جائے تو اسکے نتائج بھیانک ہوتے ہیں اور انسان کی عائلی زندگی متزلزل ہو جاتی ہے۔ ان قرآنی آیات میں مندرجہ ذیل امور کو بیان کیا گیا ہے

(۱)

ان آیات میں تقویٰ کی بار بار تلقین کی گئی ہے اور بطور حکم کے پُر شوکت اسلوب میں اس کا تکرار ہوا ہے۔ چنانچہ لفظ "اتقوا" کا پانچ مرتبہ تکرار ہوا ہے۔ تقویٰ قرآنی اصطلاح میں اس عظیم قوتِ عملیہ کا نام ہے جو انسان کو ہر شر اور بدی سے محفوظ رکھتی ہے اور اس کو نیکی کی تلقین کرتی ہے جس کے نتیجہ میں ایک مومن مرد کو نفسِ مطمئنہ حاصل ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیر الزاد التقویٰ تقویٰ بہترین زادِ راہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم میں تقویٰ کے تکرار کی فلاسفی یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے، جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔"

نیز آپ کا الہامی شعر ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

الغرض نکاح کے معاملہ میں تقویٰ اور خشیت اللہ ایک بنیادی امر ہے اور اس کے اثرات خوشکن ہوتے ہیں۔

(۲)

اسلامی معاشرہ کا بنیادی اصل مساوات ہے اور اسلام میں ذات پات کا کوئی سوال ہی نہیں۔ کسی کو حسب ونسب کی وجہ سے اعزاز دینا ایک ناروا فعل ہے جس کا کوئی استنباط اسلام میں نہیں ہے۔ یہ انسان کے بنائے ہوئے اصول ہیں اور اس امر نے طبقاتی تقسیم پیدا کر کے ایک انسان کو دوسرے کا دشمن بنایا اور حقارت کا جذبہ پیدا کیا ہے۔

ان آیات میں اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ میں یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے اس غلط رجحان کا جواب مدلل انداز میں یوں بیان فرمایا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری شاخیں اور قبائل بنائے تا تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ کا حامل ہے۔ خدا جاننے والا اور آگاہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ یعنی کسی کو حسب ونسب کا طعنہ دینا کفر قرار دیا ہے۔

نکاح فریقین کی رضامندی سے ہوتا ہے جس میں طبائع اور ماحول کو دیکھنا پڑتا ہے تاکہ ازدواجی تعلقات اور عائلی زندگی خوشگوار حالات میں گزرے مگر اس میں ذات پات کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارے معاشرہ میں یہ لعنت ہندوؤں سے آئی ہے جن کے مذہب میں طبقاتی تقسیم موجود ہے۔ ذات پات کا امتیاز انسانی پیدا وار ہے جو سراسر نقصان کا باعث ہے۔

(۳)

ان آیات میں ایک حکم یہ بھی ہے کہ "وَالْاَرْحَامَ" کہ رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے سے ڈرو اور ان کے حقوق کا خیال رکھو۔ رشتہ داروں کے جذبات اور احساسات بہت نازک ہوا کرتے ہیں اس لئے اسلام نے رشتہ داروں کے حقوق کے متعلق تفصیلی ہدایات دی ہیں اور ان کے متعلق تاکیدی ارشادات مذکور ہیں۔ فرمایا:۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ

رشتہ داروں کا حق ادا کیا کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔"

جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو یا اس کے نقوش ہمیشہ رہیں تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیئے۔

گویا رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھنا خوشکن اثرات و ثمرات کو لئے ہوئے ہے اور اس کے بالمقابل وہ اشخاص جو رشتہ داروں سے تعلقات کو بگاڑتے ہیں ان کے متعلق آنحضرتؐ نے فرمایا ہے:۔

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ"

کہ رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر افسوس کہ آجکل رشتہ داروں کے معاملہ میں انتہائی اخلاقی کمزوری دکھائی جا رہی ہے۔ باپ بیٹے کے تعلقات اچھے نہیں، بھائی بہن کے ساتھ خندہ پیشانی سے نہیں بولتے اور امیر رشتہ دار غریب رشتہ داروں کو کلیۃً نظر انداز کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ پیدائشی منحوس ہیں جس کے نتیجہ میں دُوری ہو جاتی ہے اور دوسری پود کو یہ بھی علم نہیں ہوتا کہ ہمارے کون رشتہ دار ہیں۔ یہ بہت ہی کمینہ پن ہے۔ خدا اور اس کا رسولؐ اس سے کلیۃً بیزار ہیں۔ غریب رشتہ داروں کو اٹھاؤ، مشکل وقت میں اُن سے تعاون کرو اور وہ تمہارے ہمیشہ کے لئے شکرگزار رہیں گے۔

نکاح کے اعلان پر ایک نئے خاندان سے تعلقات قائم ہوتے ہیں اسلئے صلہ رحمی کی تاکید کی گئی ہے۔

اس حکم کے بعد خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا کہ خدا تعالیٰ تم پر سخت نگران ہے، یہ الفاظ سخت وعید کے ہیں۔ جماعتی استحکام کا ایک ذریعہ صلہ رحمی میں بھی مضمر ہے اور یہ سکونِ قلب کا بھی وسیلہ ہے۔

(۴)

نکاح جیسے معاملہ میں غور و فکر کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ساری عمر کا ساتھ ہے اور انسان شادی کے بعد ایک نئی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے اس لئے فرمایا:۔

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

اس لئے اس معاملہ میں ہر شخص ضرور غور و فکر کر لے کہ آئندہ اس شادی کے اثرات کیا ہوں گے۔ دعا، استخارہ، مشورہ اور غور و فکر کرنا اس معاملہ میں بہت ضروری ہے۔ بلاشبہ غیب کا علم خدا تعالیٰ کو ہی ہوتا ہے مگر اس معاملہ میں بہت ہی خشیت اللہ اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ اور اپنی اخلاقی تبدیلی کی بھی اس میں ضرورت ہوتی ہے تاکہ عملی زندگی کامیاب ہو۔

(۵)

میاں بیوی کے باہمی تعلقات خاندان کی عزت اور معاشرہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نئی پود اور آئندہ کی نسل پر اس کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ .... اس لئے شادی کے معاملہ میں فرمایا کہ "قول سدید" اختیار کیا جائے۔

قول سدید عربی زبان اور اسلامی اصطلاح میں اس امر کو کہتے ہیں جو ہر اس خلا کو بھر دے جو حقیقت کے بارے میں رہ گیا ہو۔ واضح اور محکم ہو جس میں کسی قسم کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابہام کا شائبہ نہ ہو، جو سیدھی اور صاف بات ہو اور ذو معنے نہ ہو۔ اور نہ ہی اس میں افراط و تفریط ہو بلکہ متوازن ہو۔ چنانچہ عربی زبان میں سہم سدید اُس تیر کو کہتے ہیں جو ٹھیک نشانہ پر لگے۔ اور امر سدید ایسی بات کو جس میں کوئی خلاء باقی نہ رہے۔ اس کے نتیجہ میں فرمایا:-

یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ

تمہارے جملہ اعمال سنور جائیں گے اور ہر کام ٹھیک ہو گا جس سے مسرت اور شادمانی کی کیفیت پیدا ہو گی اور عائلی زندگی کامیاب ہو گی۔

ان آیات میں جن مندرجات کا ذکر ہے وہ خدا تعالیٰ کے اوامر ہیں اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں ان کی جو اطاعت کرے گا اس کے لئے عظیم الشان کامیابی ہے۔

مبارک ہیں وہ ان قرآنی آیات کے مطابق ازدواجی زندگی گزارتے ہیں اور ان کی عائلی زندگی ہر لحاظ سے فوز مبین ہوتی ہے۔

شادی سکونِ قلب اور محبت و مسرت کا ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر بقائے نسل کا جس کے لئے ان تین قرآنی آیات میں زریں ہدایات موجود ہیں ۔

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصیان کرام کے موجودہ پتے درکار ہیں:-

۱۔ عبدالرحمن صاحب ولد ظہور الدین صاحب سابق معلم وقفِ جدید سکنہ بستی حاجی کماند ضلع ڈیرہ غازیخان۔

۲۔ خوشی محمد صاحب ولد نبی بخش صاحب وصیت نمبر ۱۹۱۲۹۔ سابق سکونت چک 280/T.D.A ضلع مظفر گڑھ

۳۔ غلام حیدر صاحب ولد محمد خان صاحب وصیت ۱۵۰۳۲ سابق سکونت رائے پور ضلع سیالکوٹ بعدہ کریم نگر ضلع تھرپارکر (سندھ)

اگر موصیان کرام خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ضروری التماس

ہر ماہ رپورٹ کارگزاری باقاعدہ مرکز میں بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ اپریل کی رپورٹ جلد ارسال فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

میرے عمو صاحب مرحوم

(مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب اسلام آباد)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یکے از اصحاب ۳۱۳) حاجی پورہ کپور تھلہ کے فرزند اکبر اور میرے تایا و خالو محترم مولوی شیخ محب الرحمن صاحب بروز پیر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۷۷ء بوقت تین بجے سہ پہر مختصر علالت کے بعد بعمر تقریباً ۸۸ سال ربوہ میں رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت تایا صاحب (جو اپنی نیکی اور جماعتی خدمات کے پیشِ نظر "مولوی صاحب" کے نام سے مشہور تھے) بہت بزرگ، نیک، متقی، مخلص، دعاگو، خاموش طبع اور منکسر المزاج تھے۔ آپ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہم عمر اور ہم جماعت تھے۔ ۱۲ سال کی عمر میں سنہ ۱۹۰۱ء میں قادیان میں تعلیم پاتے رہے۔ حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب رض چھوٹی عمر میں ہی آپ کو قادیان اپنے ہمراہ لے جاتے رہے اور اس طرح آپ کو امام وقت کا قرب حاصل ہو گیا۔ حضور علیہ السلام آپ سے باوجود چھوٹی عمر کے کمال شفقت اور محبت سے پیش آتے۔ آپ کو حضور علیہ السلام کے ہمراہ سیر کا شرف حاصل ہوتا رہا۔

ایک بار حضور علیہ السلام اپنے خدام کے ہمراہ صبح سیر کو تشریف لیجا رہے تھے تایا صاحب حضور علیہ السلام کے بالکل پیچھے زینہ سے اُتر رہے تھے۔ غلطی سے آپ کے پاؤں کے نیچے حضور علیہ السلام کے جبّہ کا ایک حصہ آ گیا۔ حضور کھڑے ہو گئے اور تمام خدام بھی لیکن پیچھے مُڑ کر نہ دیکھا کہ کس کے پاؤں کے نیچے جبہ کا کونہ آ گیا ہے مگر حضور نے زبانِ مبارک سے بھی کچھ نہ فرمایا۔ تایا صاحب کو خود ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

شروع میں محکمہ پوسٹ آفس اور پھر ریلوے ہیڈ کوارٹر میں ایک لمبا عرصہ ملازمت کے بعد قیام پاکستان کے چند سال بعد پنشن پائی اور ما بعد کچھ عرصہ لاہور، کراچی میں قیام کے بعد ربوہ کے باسی ہو گئے اور یہاں ہی سے اپنا آخری سفر اختیار فرمایا۔

ملازمت کے دوران قیام لاہور میں مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے آپ نے مختلف خدمات بجا لانے کی توفیق پائی۔ درس و تدریس اور اسی طرح دعوۃ و تبلیغ کے فرائض بھی انجام دیئے۔

حافظہ ماشاء اللہ اس قدر تیز تھا کہ حضور کے زمانہ مبارک کی چھوٹی سے چھوٹی بات اور واقعات بھی یاد تھے۔ سلسلہ کے اخبارات و رسائل کا شدت سے انتظار رہتا اور خوب مطالعہ فرماتے۔ نظر بفضلہ تعالیٰ آخر وقت تک ٹھیک تھی۔ گھٹنوں میں تکلیف رہتی تھی اسلئے جلسوں اور مساجد میں جانے سے معذور تھے لیکن گھر سے باہر بیٹھ کر احباب کا انتظار فرماتے اور ملاقات کے لئے آنے والے سے جب تک خلیفہ وقت کا خطبہ، جلسہ کی تقاریر اور اسی طرح مشاورت یا اجتماعات پر حضور ایدہ اللہ کے ارشادات سُن نہ لیتے چین نہ آتا۔

جس دن مشاورت ۱۹۷۷ء شروع ہوئی اُس روز آپ بعارضہ بخار بیمار تھے لیکن تڑپ یہ تھی کہ مجلس مشاورت کے اجلاس میں جا کر حضور کے بابرکت الفاظ اپنے کانوں سے سُنیں لیکن آپ مشاورت میں شامل نہ ہو سکے۔ اس کی وجہ سے پژمردہ رہے اور افسوس فرماتے رہے کہ حضور کے الفاظ مبارک سُننے اور حضور کی زیارت سے محروم رہا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روحانی رشتہ کے علاوہ خاندانی رشتہ سے بھی سرفراز فرمایا اور وہ اس طرح کہ حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے برادرم خلیفہ سلیم الدین ابن خلیفہ علیم الدین صاحب مرحوم سے آپ کی صاحبزادی اور میری بہن عزیزہ سعیدہ فرخ سلمہا اللہ تعالیٰ کا نکاح اور شادی ہوئی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو لڑکے عزیزی مطیع الرحمن سلمہ، اور الطاف الرحمن سلمہ، اور چھ صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔ آپ کی دوسری شادی حضرت مکرم محبوب عالم صاحب رضی اللہ عنہ راجپوت سائیکل ورکس لاہور کی صاحبزادی سے انجام پائی۔ آپ کے بہت سے بچے بچپن میں فوت ہوئے لیکن آپ ہمیشہ راضی برضا رہے۔ ایک بیٹی کے سوا سب بچے شادی شدہ ہیں۔

آپ کے چھ بھائی تھے جن میں سے منشی عظیم الرحمن صاحب اور شیخ فیض الرحمن صاحب وفات پا چکے ہیں۔ شیخ مسعود الرحمن صاحب نارنگ منڈی، شیخ عبدالرحمن صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار، شیخ خلیل الرحمن صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت کراچی اور شیخ عباد الرحمن صاحب لاہور اور ایک ہمشیرہ بفضلِ خدا زندہ ہیں۔

حضرت تایا جان رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے ۴۲ گھنٹہ قبل دن کے وقت کشف یا رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت فرمائی۔ وفات سے چند منٹ قبل کلمہ طیبہ کا وِرد اور حضرت مصلح موعودؓ کا شعر

"راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو"

پڑھتے رہے۔ کلمہ اور شعر کا وِرد صاف سُنائی دیتا تھا۔

حضرت تایا صاحب کی وفات سے ہم سب اور ہمارا خاندان اپنی بزرگ ترین ہستی سے محروم ہو گیا ہے اور وہ ہستی جو ہم سب کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگی رہتی تھی رخصت ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو اپنے فضل و کرم سے پورا فرمائے اور اپنے فضلوں سے ہمارے خاندان کو وافر حصہ عطا کرے نیز اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین ۔

جمع شدہ رقوم کی تفصیل و ترسیل

مقامی جماعتوں کے جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز سلسلہ میں ارسال فرماویں اور ہر رقم کی اسم وار تفصیل بھی ساتھ ہی بھیجدیں۔ تاکہ متعلقہ کھاتوں میں رقوم کا اندراج ہو سکے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۰۹۱

میں عذرا قدسیہ بنت صوبیدار محمد حسین صاحب قوم تہامی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ر اکتوبر ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک عدد چاندی کا سیٹ مالیتی -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد بصورت کشیدہ کاری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - عذرا قدسیہ بنت صوبیدار محمد حسین صاحب - غلام احمد پارک - مکان نمبر ۱۴۲۲ نزد محلہ صدر بازار لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد - ناصر احمد مکان نمبر ۱۳۵۷ گلی نمبر ۱۰۶ لونیاں منڈی - صدر بازار لاہور کینٹ
گواہ شد - صوبیدار محمد حسین موصی نمبر ۳۵۶۶ لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۰۹۲

میں نجمہ قدسیہ بنت محمد حسین صوبیدار صاحب قوم تہامی پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ر اکتوبر ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- طلائی بالیاں ۲ عدد وزن ۶ ماشے مالیتی -/۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد بصورت کشیدہ کاری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - نجمہ قدسیہ بنت صوبیدار محمد حسین صاحب غلام احمد پارک مکان نمبر ۱۴۲۲ نزد محلہ صدر بازار لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد - ناصر احمد مکان نمبر ۱۳۵۷ گلی نمبر ۱۰۶ لونیاں منڈی - صدر بازار لاہور کینٹ۔
گواہ شد - صوبیدار محمد حسین موصی نمبر ۳۵۶۶ غلام احمد پارک - مکان نمبر ۱۴۲۲ لاہور کینٹ۔

مسل نمبر ۲۳۰۹۳

میں سلمیٰ قدسیہ بنت صوبیدار محمد حسین صاحب قوم تہامی پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ر اکتوبر ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- طلائی بالیاں دو عدد وزنی چھ ماشے مالیتی -/۲۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد بصورت کشیدہ کاری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - سلمیٰ قدسیہ بنت صوبیدار محمد حسین صاحب مکان نمبر ۱۴۲۲ غلام احمد پارک نزد محلہ صدر بازار لاہور کینٹ۔

گواہ شد - ناصر احمد مکان نمبر ۱۳۵۷ گلی نمبر ۱۰۶ لونیاں منڈی صدر بازار لاہور کینٹ
گواہ شد - صوبیدار محمد حسین موصی نمبر ۳۵۶۶ مکان نمبر ۱۴۲۲ غلام احمد پارک صدر بازار لاہور چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۳۰۹۴

میں سکینہ تسنیم بنت مہر فضل دین صاحب قوم ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- طلائی بالیاں ایک تولہ مالیتی -/۵۹۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - سکینہ تسنیم بنت مہر فضل دین صاحب ۲/۴ دار البرکات ربوہ۔

گواہ شد - محمد سلیمان مربی سلسلہ احمدیہ
گواہ شد - سکینہ تسنیم بنت مہر فضل دین صاحب ۲/۴ محلہ دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۳۰۹۵

میں صوفی محمد اسماعیل ولد میاں رحیم بخش صاحب قوم بٹ پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- پلاٹ سکنی موضع چونڈہ رقبہ ایک کنال مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے جس میں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔
۲- ایک دوکان محلہ چونڈہ مالیتی -/۱۰۰۰ روپے
۳- ایک دوکان بازار چونڈہ " -/۲۰۰۰ روپے
۴- سفید زمین رقبہ ۱۲ مرلے محلہ چونڈہ مالیتی -/۱۰۰۰ روپے۔
۵- نقد مبلغ -/۱۰۵۰ روپے
۶- -/۵۰۰۰ روپے قرض دیے ہوئے ہیں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت کرایہ دوکان ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد - محمد اسماعیل بٹ محلہ حویلی والا متصل ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد - عبد الرشید امیر حلقہ چونڈہ وصیت نمبر ۱۹۱۲۸
گواہ شد - نیک محمد ولد محمد عبد اللہ صاحب کھریا۔

درخواست دعا

میری چچی محترمہ اہلیہ مکرم سید عاشق احمد صاحب طاہر افکار میڈیکل سٹور نوکوٹ سندھ تین ہفتوں سے شدید بیمار ہیں۔ خون کی کمی بھی واقع ہوگئی ہے۔ امریکن ہسپتال میرپور خاص میں بھی زیر علاج رہی ہیں۔ اب کچھ افاقہ ہے لیکن کمزوری کا حال ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفاء کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

سید شمشاد احمد ناصر
مربی سلسلہ کونڈی (سندھ)

بچوں کے دانتوں کا گھن
بچوں کا سوتے میں پیشاب نکل جانا
بچوں میں مٹی کھانے کی عادت وغیرہ سے
بچاؤ کے لئے مفید لٹریچر
مفت طلب فرمائیے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
لاہور۔ کراچی۔ ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونِ ربوہ کی ناصرات الاحمدیہ کا امتحان ۲۹ مئی کو ہو گا

ناصرات الاحمدیہ بیرونِ ربوہ کا سالانہ مرکزی امتحان لائحہ عمل میں درج شدہ تاریخ کے مطابق مئی کے آخری اتوار ۲۹ مئی کو ہو گا، انشاء اللہ۔ راہِ ایمان اور نصاب کی دوسری کتب دفتر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ سے طلب فرمائیں اور تیاری کریں۔ نصاب حسبِ ذیل ہے:۔

معیار اوّل (عمر ۱۴، ۱۵ سال): تاریخ لجنہ جلد اوّل صـ۲۷ تا صـ۵۱۔ راہِ ایمان نصف آخر صفحہ ۴۲ سے۔ کتاب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکمل۔ یاد رکھنے کی باتیں پورا کتابچہ۔ قرآن کریم کا چھٹا سیپارہ نصف آخر باترجمہ۔

معیار دوم (عمر ۱۱، ۱۲، ۱۳ سال): راہِ ایمان حصہ اوّل صـ۶۰ تک۔ ہمارا رسول پورا کتابچہ۔ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کا اردو ترجمہ۔ یاد رکھنے کی باتیں نصف اوّل صـ۱۳ تک۔ مندرجہ ذیل احادیث مع ترجمہ:۔

۱۔ اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ۔ نیکی پر آگاہ کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

۲۔ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

۳۔ اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ۔ حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے۔

معیار سوم (عمر ۱۰ یا تقریباً ۱۰ سال): کامیابی کی راہیں حصہ اوّل پوری۔ یاد رکھنے کی باتیں پہلے دس صفحات۔ دو احادیث مع ترجمہ:۔

۱۔ اَلنَّظَافَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ صفائی ایمان کا حصہ ہے۔

۲۔ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ۔ مجلسیں امانتوں کے ساتھ ہیں۔

معیار سوم کی بچیاں عمر ۸، ۹ سال مقامی طور پر "دینی معلومات" بطرز سوال جواب کا زبانی یا تحریری جیسا مناسب ہو امتحان دیں۔ پاس ہونے والی ناصرات کے صرف نام اور نمبر مرکز کو بھیجے جائیں سندات ارسال کر دی جائیں گی۔ دس سال تک کی ناصرات کے تحریری پرچے مرکز سے بھیجے جا چکے ہیں جن لجنات کو پرچے نہ ملیں وہ خط لکھ کر دفتر لجنہ مرکزیہ سے منگوا لیں۔ حل شدہ پرچے مرکز کو حسبِ سابق بھیج دئے جائیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

کراچی کے احباب کے لئے اعلان

کراچی کے جو دوست اعلانِ ولادت، اعلانِ نکاح اور اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اپنی فرم کا اشتہار روزنامہ الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہوں اُن سے درخواست ہے کہ وہ مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نمائندہ الفضل کراچی کو جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد احمدیہ ہال میں مقررہ رقم ادا کر کے بروقت اپنا اعلان یا اشتہار شائع کروا سکتے ہیں۔

اسی طرح پرانے اور نئے خریدار احباب بھی اُن کے پاس اپنا روزنامہ الفضل کا چندہ نقد جمع کرا کر اپنے نام اخبار جاری رکھ سکتے ہیں۔ نیز کراچی کے جن احباب کو چندہ الفضل ختم ہونے کی تحریری یاددہانی کرائی جا چکی ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر احمدیہ ہال میں نمائندہ الفضل کراچی کے پاس اپنا نقد چندہ جمع کرا کر رسید حاصل کر لیں تاکہ ان کے نام اخبار الفضل جاری رہے، جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ایجنسی

کوکاکولا — فانٹا — سپرائیٹ

ربوہ میں

جو عرصہ چار پانچ سال سے آپ کی خدمت کر رہی ہے

دوکاندار حضرات اور شادی وغیرہ کی دیگر تقریبات کے لئے

خصوصی رعائت فی کریٹ ۲۵/- روپے

مال حسبِ منشاء آپ کے ہاں پہنچانے کا

معقول انتظام

ہمارے کرم فرما حسبِ سابق ہمیں خدمت کا موقع دے کر ممنون فرمائیں

ڈیلرز:۔ عبدالرشید بٹ۔ کمیٹی مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ

وَسِّعْ مَکَانَکَ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کی رہائش کے لئے بیرکس کی تعمیر کا سلسلہ گذشتہ سال شروع کیا گیا تھا اور ان کی تعمیر کے اخراجات کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے ذمہ رقوم لگائی گئی تھیں:۔

لاہور، شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ، گجرات، جہلم، کیمبلپور، ملتان۔ ساہیوال، ڈیرہ غازیخان، لائلپور۔ جھنگ۔ ہزارہ، سکھر، جیکب آباد۔ لاڑکانہ، خیرپور۔ نواب شاہ، حیدرآباد، دادو، بدین۔ سانگھڑ، تھرپارکر۔

ان اضلاع میں سے لائلپور، گجرات اور کیمبلپور کی جماعتوں نے تو تعمیر بیرکس کے چندہ کی وصولی کی طرف توجہ دی ہے لیکن بقیہ اضلاع نے اِس طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے بیرکس کی تعمیر میں تاخیر ہو رہی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کے لئے جاری کردہ اِس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور حتی الوسع جلد نقد ادائیگی فرمائیں تا جلسہ سالانہ سے قبل بیرکس تیار ہو جائیں۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت تعمیر بیرکس کھاتہ ع $\frac{6855}{276-27}$ میں جمع کروانے کے لئے بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع افسر جلسہ سالانہ ربوہ کو بھجوائی جائے۔

(ناظر ضیافت)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ مولا کریم اسے خادمِ دین اور والدین کے لئے راحت کا باعث بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(حبیب احمد ایجنٹ الفضل شیخوپورہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر اور گُردوں میں انفیکشن کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں اور سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں، بلڈ پوریا بہت زیادہ ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ مولا کریم اپنے خاص فضل سے ان کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(شاہد احمد (ابن چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی) اسلام آباد)

۲۔ میرے بیٹے عزیزم محمود احمد ناصر ایم۔ اے مقیم نائیجیریا کی اہلیہ بوجہ لو بلڈ پریشر شدید بیمار ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے ملتجی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری بہو کا پردیس میں حافظ و ناصر ہو اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر میں برکت عطا فرماوے۔ آمین

(خاکسار شوکت حسین شاد قادیانی ابن منشی محمد حسین صاحب مرحوم سابق کاتب البدر و الفضل۔ حال میرپور خاص سندھ)

۳۔ مکرم مبشر احمد صاحب طاہر جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ لیپرو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ آن کی والدہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

قائدین چندہ سرائے خدمت کی وصولی کی طرف توجہ فرماویں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴